سُوْرَةُ الْفَتْحِ

تعارف

سُوْرَةُ الْفَتْحِ قرآن مجید کی اڑتالیسویں (48ویں) سورت ہے۔ یہ چھبیسویں (26ویں) پارے میں ہے۔ اس سورتِ مبارکہ میں انتیس (29) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔ سُوْرَةُ الْفَتْحِ کا نام اس کی پہلی آیت ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا اے نبی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمائی'' میں مذکور لفظ فَتْحًا کی نسبت سے ہے۔ یہ سورت مبارکہ صُلحِ حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لا رہے تھے۔

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا سے فَوْزًا عَظِيْمًا (سُوْرَةُ الْفَتْحِ :5-1) تک آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان آیات سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔'' (صحیح مسلم:4637)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بلایا اور فرمایا: اے ابنِ خطاب! آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ سورت یہ ہے ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔'' (سُوْرَةُ الْفَتْحِ :1) (جامع ترمذی:3262)

مرکزی موضوع

اس سورت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ان کی عظمت اور منافقین کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

بنیادی مضامین

سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فتحِ مبین کا ذکر فرمایا ہے۔ فتحِ مبین سے مراد صُلحِ حدیبیہ ہے۔ ہجرت کے چھٹے سال مسلمان عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے مگر مشرکینِ مکہ کی ضد کی وجہ سے مسلمانوں کو مقامِ حدیبیہ پر رکنا پڑا اور عمرہ ادا نہ کر سکے۔ اس مقام پر مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا، اس معاہدے کی صورت میں ہونے والی صلح کو صُلحِ حدیبیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (سورۃ الفتح:1) میں فتح سے مراد مکہ کی فتح لیتے ہو جب کہ ہم حقیقی فتح، حدیبیہ کے دن بیعتِ رضوان کو سمجھتے ہیں۔ (صحیح بخاری:4150)

صلح حدیبیہ سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے دل عمرہ ادا نہ کر پانے کی وجہ سے رنجیدہ و غم زدہ تھے۔ سُوْرَةُ الْفَتْحِ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غم زدہ دل کو تسلی دیتے ہوئے اس معاہدے کو فتحِ مبین قرار دیا،

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر اپنی نعمت مکمل کرنے کا اعلان فرمایا، صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھنے کی خوش خبری سنائی اور اپنی مکمل حمایت اور مدد کا وعدہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بارے میں بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں سکون اور اطمینان داخل فرمایا اور جنت میں داخلے کی خوش خبری سنائی۔ منافقین سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا غضب اور دوزخ کی آگ ہے۔

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو ''شَاهِدًا'' گواہی دینے والا، ''مُبَشِّرًا'' خوش خبری سنانے والا اور ''نَذِیْرًا'' ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی مدد، تعظیم اور عزت کرو۔

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں اللہ تعالیٰ نے بیعتِ رضوان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اہلِ ایمان سے محبت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سب بیعت کرنے والے ہاتھوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے اپنی دائمی رضامندی کا اعلان فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مزید فتوحات اور غنیمتوں کی خوش خبریاں دی گئیں۔ مزید فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور تمھیں اس حرمت والے گھر میں داخل فرمائے گا۔

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رویہ بیان کرتے ہوئے ان پر اپنی ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کا حال بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو بتا دیا کہ یہ منھ سے کچھ کہیں گے جب کہ ان کے دلوں میں کچھ اور ہوگا۔ پھر جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم خیبر کی طرف جائیں گے تو یہ منافقین جہاد پر ساتھ جانے کی اجازت لیں گے چناں چہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم انھیں اپنے ساتھ جانے سے روک دیں۔

اس سورت مبارکہ میں کفارِ مکہ کے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حفاظت کا تذکرہ ہے۔ چند کفارِ مکہ نے ایک مقام پر موقع پا کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ کر دیا جس کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ آور ہونے کے لیے اسّی (۸۰) کافر **تنعیم** کے پہاڑ سے نمازِ فجر کے وقت اترے، وہ چاہتے تھے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو (**نَعُوْذُ بِاللّٰہِ**) شہید کر دیں، مگر سب کے سب پکڑے گئے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں چھوڑ دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت: **وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ** نازل فرمائی۔ (صحیح مسلم:1808)

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی صفات اور کردار کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ کافروں کے لیے سخت ہیں، آپس میں مہربان ہیں، رکوع و سجود کرنے والے ہیں۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہتے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر کثرت سے سجدے کرنے کی وجہ سے نشان ہیں ان کہ یہ تعریفیں توراتِ مقدس اور انجیلِ مقدّس میں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آیَاتُهَا ۲۹ | (۴۸) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۱) | رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمائی۔تا کہ اللہ آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے (بظاہر) خلافِ اولیٰ سب کام معاف

وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ ﴿۲﴾ وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾

فرمادے اور وہ آپ پر اپنی نعمت مکمل فرمائے اور آپ کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے۔ اور (تاکہ) اللہ آپ کی زبردست مدد فرمائے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون (واطمینان) نازل فرمایا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں زیادہ ہو جائیں

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اور آسمانوں اور زمینوں کے لشکر اللہ کے لیے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ مومن مَردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ

مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور وہ (اللہ) ان سے ان کی بُرائیاں دُور فرمادے

وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ ﴿۵﴾ وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔اور (تاکہ) اللہ عذاب دے منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مَردوں

وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اور مشرک عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بُرا گمان کرنے والے ہیں (حقیقت میں) انھی پر بُری گردش ہے اور اللہ اُن پر غضب ناک ہوا

وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

اور اُس نے اُن پر لعنت کردی اور اُس نے اُن کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔اور آسمانوں اور زمینوں کے لشکر اللہ کے لیے ہیں

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا

اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوش خبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ (مسلمانو!) تم

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

اللہ اور اُس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لاؤ اور اُن (رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی مدد کرو اور اُن (رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی تعظیم کرو

وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ

اور صبح و شام اس (اللہ) کی تسبیح کرو۔ (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے پھر جو کوئی (اس) عہد کو توڑے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے وہ بات پوری کی جس پر اُس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ ع ۹

(اللہ) عنقریب اُسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ عنقریب دیہاتیوں میں سے پیچھے رہ جانے والے لوگ کہیں گے کہ ہمارے مالوں اور

اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

ہمارے گھر والوں نے ہمیں مشغول کر رکھا تھا تو آپ ہمارے لیے بخشش مانگیں یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ (باتیں) کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہیں

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ

آپ فرما دیں کہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمھارے لیے کچھ بھی اختیار رکھتا ہو اگر اس نے تمھارے کسی نقصان کا ارادہ فرما لیا ہو یا تمھارے نفع کا ارادہ فرما لیا ہو

بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ

بلکہ اللہ اُس سے خوب باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔ بلکہ تم نے (تو) یہ گمان کیا کہ رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اور ایمان والے اپنے گھر والوں کی طرف ہرگز کبھی

اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

واپس نہیں آئیں گے اور یہ (گمان) تمھارے دلوں میں خوش نما بنا دیا گیا اور تم نے بہت بُرا گمان کر لیا اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔

وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

اور جو اللہ اور اُس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان نہ لائے تو بے شک ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جسے چاہے معاف فرما دے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بڑا ہی

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا

بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ عنقریب (سفرِ حُدَیبیہ میں) پیچھے رہ جانے والے کہیں گے جب تم (خیبر کے) اَموالِ غنیمت کو حاصل کرنے کی طرف چلو

ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا

گے ہمیں اجازت دو کہ ہم تمھارے پیچھے چلیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے تم ہرگز ہمارے پیچھے نہیں آسکتے اسی

كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا

طرح اللہ نے پہلے سے فرما دیا تھا تو عنقریب وہ کہیں گے بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ (اصل بات یہ ہے) کہ وہ بہت ہی

قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

کم سمجھتے ہیں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اُن سے فرما دیجیے جو دیہاتیوں میں سے پیچھے رہ جانے والے ہیں عنقریب تمھیں سخت جنگ جُو قوم کی طرف بلایا

تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

جائے گا تم اُن سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمھیں بہترین اجر دے گا اور اگر تم (حکمِ الٰہی سے) مُنھ پھیرو گے جیسا کہ

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى

تم نے اُس سے پہلے مُنھ پھیرا تھا تو وہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔ اندھے پر (جہاد میں شریک نہ ہونے کا) کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ ہی بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی اطاعت کرے وہ (اللہ) اسے ایسی جنتوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ ربع ع ۲ الفتح

داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو شخص (اطاعت سے) مُنھ موڑے وہ اُسے دردناک عذاب دے گا۔ یقیناً اللہ ایمان والوں سے

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

راضی ہو گیا جب وہ (حُدَیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی بیعت کر رہے تھے تو جو اُن کے دلوں میں تھا اُس (اللہ) کو (پہلے سے)

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

معلوم تھا پھر اس نے اُن پر (دل کا) سکون (واطمینان) نازل فرمایا اور اُنھیں ایک بہت ہی قریبی فتح (خیبر) کا انعام عطا فرمایا۔ اور بہت سی غنیمتیں (بھی) جو وہ

يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا

حاصل کریں گے اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنھیں تم حاصل کرو گے

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

تو اُس نے تمھیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی عطا فرما دی اور اُس نے لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے اور تاکہ یہ (نصرتِ الٰہی) مومنوں کے لیے نشانی بنے اور

وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ

وہ تمھیں (ثابت قدمی کے ساتھ) سیدھے راستے پر چلائے۔ اور دوسری (غنیمتیں اور فتوحات بھی ہیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے یقیناً اللہ نے اس کا احاطہ فرما

وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا

رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اگر تم سے جنگ کرتے تو وہ ضرور پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے پھر نہ وہ

يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

کوئی کارساز پاتے اور نہ ہی کوئی مددگار۔ یہی اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آیا ہے اور آپ اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ

تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور وہی (اللہ) ہے جس نے اُن کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اُن سے روک دیے مکہ کی وادی میں

بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بعد اِس کے کہ اُس نے تمھیں اُن پر فتح یاب کر دیا تھا اور اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے جو تم کر رہے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا

وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ

اور تمھیں مسجد الحرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی جو اپنی جگہ (قربان گاہ) پہنچنے سے رُکے رہے اور اگر (مکہ مکرمہ میں کچھ) مومن مَرد

مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ

اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جنھیں تم جانتے بھی نہیں (اور یہ اندیشہ نہ ہوتا) کہ تم اُنھیں روند ڈالو گے پھر (اس وجہ سے) ان کی طرف سے بے خبری میں تمھیں

عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ

(بھی) کوئی نقصان پہنچ جائے گا (تو ان کفار سے قتال کی اجازت دے دی جاتی مگر فتح کی تاخیر اس لیے ہوئی) تاکہ اللہ جسے چاہے (صُلح کے ذریعہ) اپنی رحمت

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

میں داخل فرمائے اگر (مکہ مکرمہ کے مسلمان اور کافر) جُدا ہو جاتے تو ہم ان (اہلِ مکہ) میں سے کافروں کو ضرور دردناک عذاب دیتے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

جب کفار نے اپنے دلوں میں تعصّب رکھا تعصب بھی جاہلیت کا تو اللہ نے اپنے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور مومنوں پر

رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اپنا سکون (واطمینان) نازل فرمایا اور اُنھیں پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل (بھی) تھے اور اللہ

ع ٣ / ١١

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۠ ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ

ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً اللہ نے سچا کر دکھایا اپنے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کے حق پر مبنی خواب کو اگر اللہ نے چاہا تو ضرور تم لوگ امن و امان کے

الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ

ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہو گے (کچھ) لوگ اپنے سر منڈواتے ہوئے اور (کچھ) لوگ بال کترواتے ہوئے (اس حال میں کہ) تم خوف زدہ نہیں ہو گے

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تو وہ (اللہ) جانتا ہے جو تم نہیں جانتے تو اس نے اِس کے علاوہ ایک قریبی فتح (خیبر) عطا کر دی ہے۔ وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول

بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ

(خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے اور (رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی صداقت و حقانیت پر)

وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿٢٨﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ

اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت

رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ

آپس میں بہت رحم دل ہیں (اے مخاطب!) تو اُنھیں دیکھے گا رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے وہ اللہ کے فضل اور (اس کی) رضا کے طلب گار ہیں

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی

ان کی (اطاعتِ الٰہی کی) علامت ان کے چہروں پر سجدوں کا اثر (نور) ہے ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی) ہیں اور ان کی (یہی) صفات

الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

انجیل میں (بھی) ہیں (اصحابِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی مثال) اُس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی باریک سی کونپل نکال لی پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو کاشت کاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی تاکہ وہ (اللہ) ان (کی ترقّی) سے کافروں کے دل جلائے اللہ نے ایمان والوں

ع ٤ / ١٢

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۠ ﴿٢٩﴾

اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

معانقة ١٥

نوٹ سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی آیات 18 اور 29 کے بامحاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَشِدَّآءُ	بڑے سخت	رُحَمَآءُ	رحم دل ہیں	یَبْتَغُوْنَ	وہ طلب گار ہیں
سِیْمَاهُمْ	ان کی علامت	کَزَرْعٍ	اس کھیتی کی طرح	شَطْـَٔهٗ	اپنی باریک سی کونپل
فَاٰزَرَهٗ	پھر اسے مضبوط کیا	فَاسْتَغْلَظَ	پھر وہ موٹی ہوگئی	فَاسْتَوٰی	پھر وہ سیدھی کھڑی ہوگئی
عَلٰى سُوْقِهٖ	اپنے تنے پر	یُعْجِبُ	کیا ہی اچھی لگنے لگی	اَلزُّرَّاعَ	کاشت کاروں کو

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) چھٹے ہجری میں رونما ہونے والا واقعہ ہے:

(الف) صُلحِ حدیبیہ (ب) فتحِ مکہ (ج) میثاقِ مدینہ (د) مواخاتِ مدینہ

(ii) سُوْرَةُ الْفَتْحِ میں فتحِ مبین کا ذکر ہے جس سے مراد ہے:

(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ احد (ج) صُلحِ حدیبیہ (د) میثاقِ مدینہ

(iii) زبان سے کچھ کہنا اور عمل سے کچھ مختلف کرنا نشانی ہے:

(الف) منافقین کی (ب) کفار کی (ج) مشرکین مکّہ کی (د) مسیحیوں کی

(iv) معاہدۂ حدیبیہ طے پایا:

(الف) مسلمانوں اور مشرکین مکّہ کے درمیان (ب) مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان

(ج) مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان (د) مسلمانوں اور زرتُشتوں کے درمیان

(v) کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے تنعیم پہاڑ سے اترے:

(الف) فجر کے وقت (ب) ظہر کے وقت (ج) عصر کے وقت (د) مغرب کے وقت

مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی فضیلت پر ایک حدیثِ مبارک تحریر کریں۔

(ii) سُوْرَةُ الْفَتْحِ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

(iii) فتحِ مُبین سے کیا مراد ہے؟

(iv) سُوْرَةُ الْفَتْحِ میں منافقین کے رویے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

(v) سُوْرَةُ الْفَتْحِ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

- يَبْتَغُوْنَ ....
- كَزَرْعٍ ....
- سِيْمَاهُمْ ....
- شَطْـَٔهٗ ....
- فَاٰزَرَهٗ ....

درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

- لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ

تفصیلی جواب دیں۔

- سُوْرَةُ الْفَتْحِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- بیعتِ رضوان کے واقعے کے بارے میں لائبریری اور الیکٹرانک وسائل کے ذریعے سے ریسرچ کر کے تفصیلی معلومات جمع کریں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی شان، مقام و مرتبے اور فضائل کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔
- سیرت کی کتب سے صلح حدیبیہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور دوستوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بیعتِ رضوان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔
- کمرا جماعت میں صلح حدیبیہ کے موضوع پر کوئز مقابلہ کا انعقاد کروائیں اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے مقام و مرتبہ سے آگاہ کریں۔